از عدالتِ عظمیٰ

جی راماسوامی المعروف سوریپراکاساراؤ

بنام

لنکاسباراؤ پاتروڈو و دیگر ارا۔

تاریخ فیصلہ: 09 فروری 1996

کے راماسوامی اور جی بی پٹناتک، جسٹس صاحبان

جائیداد کی منتقلی کا قانون 1882: دفعہ 122۔

حبہ۔ خود حاصل کردہ جائیداد۔ بیوی کو حبہ کیا گیا، جس نے اسے اپنے گود لیے ہوئے بیٹے کے بچوں کے نام تصدیق شدہ وصیت کے تحت منتقل کر دیا۔ حبہ کا عمل اور وصیت۔ کی صداقت۔ ثابت شدہ۔ قرار پایا گیا کہ: گود لیے ہوئے بیٹے کو جائیداد فروخت یا منتقل کرنے کا اختیار نہیں تھا۔

اپیل گزاروں کے والد کو گود لیا گیا اور گود لینے والے والد نے اپنی جائیدادوں کے سلسلے میں اپنی دوسری بیوی کے حق میں حبہ نامہ انجام دیا اور مذکورہ حبہ نامہ پر عمل کیا گیا۔ مذکورہ جائیدادوں کو اس کی بیوی نے اپیل گزاروں کے حق میں ایک تصدیق شدہ وصیت کے تحت وراثت میں دیا تھا۔

اپیل گزاروں کے والد بے راہ روی کا شکار ہو گئے اور خاندانی املاک کو ضائع کر دیا اور غیر قانونی طور پر فروخت کے معاہدوں کو انجام دیا۔ کئی جائیدادیں بغیر کسی غور و فکر کے یا بالکل ناکافی غور و فکر کے لیے فروخت کی گئیں۔ اپیل گزاروں نے اپنے والد کی طرف سے جواب دہندگان کے حق میں کی گئی فروخت کو اس بنیاد پر الگ کرنے کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ ان کے پاس فروخت یا منتقل کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور غور نہ کرنے کی وجہ سے فروخت کا عدم ہے۔ ٹرائل کورٹ نے پایا کہ حبہ نامہ اور وصیت حقیقی تھی اور اس پر مناسب طریقے سے عمل کیا گیا، لیکن جزوی طور پر مقدمے کو خارج کر دیا۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو واپس نہ لیتے ہوئے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ اپنے والد کی طرف سے مشترکہ خاندانی جائیداد میں اپنے حصص کی حد تک خاندانی

ضرورت کی وجہ سے کی گئی علیحدگی کو چیلنج نہیں کر سکتے اور یہ کہ فروخت صرف والد کے ایک تہائی حصص کے حوالے سے درست تھی لیکن جہاں تک ان کے دو تہائی حصص کا تعلق ہے، اپیل کنندگان کو پابند نہیں کرتی۔ عدالت عالیہ کے فیصلے سے نالاں ہو کر اپیل گزاروں نے موجودہ اپیل دائر کی تھی۔

اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ جائیدادوں کو اصل مالک نے اپنی بیوی کے حق میں حبہ میں دیا تھا جس نے بدلے میں اسے تصدیق شدہ وصیت کے ذریعے اپیل گزاروں کے حق میں وراثت میں دیا تھا اور ٹرائل کورٹ نے حبہ نامہ اور وصیت کو حقیقی اور درست پایا اور اس پر عمل کیا، عدالت عالیہ اس نتیجے پر نہیں پہنچ سکتی تھی کہ جہاں تک باپ کے ایک تہائی حصص کی فروخت کا تعلق ہے وہ درست تھی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. ٹرائل کورٹ نے یہ نتیجہ ریکارڈ کیا تھا کہ جائیدادوں کے حوالے سے حبہ نامہ اور اپیل گزاروں کے حق میں وصیت حقیقی، درست ہے اور اس پر عمل کیا گیا تھا۔ جہاں تک مذکورہ جائیدادوں کا تعلق ہے، اپیل گزاروں کا مقدمہ خارج کر دیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے اپیل کی اجازت دیتے ہوئے ٹرائل کورٹ کے نتائج کو پلٹائے بغیر اس مفروضے پر آگے بڑھا کہ جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت ہونے کی وجہ سے والد اسے خاندانی ضرورت کے لیے الگ کر سکتے ہیں اور اس طرح غلطی کا ارتکاب کیا۔

1.2. ٹرائل کورٹ کے اس نتیجے کے پیش نظر کہ حبہ نامہ کے ساتھ ساتھ وصیت بھی حقیقی، درست ہے اور اس پر عمل کیا گیا تھا، والد مذکورہ جائیدادوں کو الگ نہیں کر سکتے تھے۔ اس طرح، علیحدگی کو عدالت عالیہ کے فیصلے کے مطابق ایک تہائی کی حد تک بھی درست نہیں ٹھہرایا جاسکا۔

پسیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3228، سال 1996۔

آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ایل پی اے نمبر 275، سال 1990 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے مسز رانی چھا براکے لیے ڈی پرکاش ریڈی۔

جواب دہندگان کے لیے اے ٹی ایم سمپت۔

عدالت کا فیصلہ جی بی پٹنا تک، جسٹس نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔

مدعیوں کی طرف سے یہ اپیل اصل سوٹ نمبر 187/76 سے پیدا ہونے والے لیٹرز پیٹنٹ اپیل نمبر 275، سال 1990 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے مورخہ 22.7.1991 کے فیصلے سے ہدایت کی گئی ہے۔ اس اپیل میں دو جائیدادیں شامل ہیں، یعنی دعویٰ شیڈول کی اشیاء نمبر 6 اور 7۔ مدعیوں نے مدعا علیہان کے حق میں ان کے والد کی طرف سے کی گئی فروخت کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دینے کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ والد کے پاس فروخت یا منتقل کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا اور غور نہ کرنے کی وجہ سے فروخت کالعدم ہے۔ یہ مدعیوں کا معاملہ ہے کہ ان کے دادا گلا کونڈالا راؤ کے پاس وشاکھا پنٹم میں وسیع جائیدادیں تھیں اور انہوں نے یہ جائیدادیں پرننگ پریس کے اپنے کاروبار سے حاصل کی تھیں۔ کونڈالا راؤ کی بیوی کی موت کے بعد اس نے زسما سے شادی کی لیکن اس کی کوئی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اس نے رسم و رواج کے مطابق ایک رام راؤ کو گود لیا۔ اس نے 13.11.1947 پر ایک گود لینے کا دستاویز بھی انجام دیا۔ مذکورہ کونڈالا راؤ نے اپنی کچھ جائیدادوں کے سلسلے میں اپنی دوسری بیوی زسما کے حق میں حہ نامہ بھی انجام دیا اور مذکورہ تحفے پر عمل کیا گیا۔ جائیداد متداعیہ کے آئٹم نمبر 6 اور 7 وہ املاک ہیں جو کونڈالا راؤ نے زسما کے حق میں حہ نامہ میں دی تھیں۔ کہا گیا کہ زسما نے مدعی-اپیل کنندگان کے حق میں 3.3.1964 کی ایک تصدیق شدہ وصیت کے تحت جائیدادوں کو وراثت میں دیا تھا۔ کونڈالا راؤ کا گود لیا ہوا بیٹا رام راؤ بے راپ راو بن گیا اور اس نے خاندانی املاک کو ضائع کر دیا اور غیر قانونی طور پر بیع نامہ انجام دیا۔ کئی جائیدادیں بغیر کسی غور و فکر کے یا بالکل ناکافی غور و فکر کے لیے فروخت کی گئیں۔ مدعیوں نے جو رام راؤ کے بیٹے تھے، اپنے والد کی طرف سے اس بنیاد پر کی گئی علیحدگی کو چیلنج کرتے ہوئے مقدمہ دائر کیا کہ اصل مالک آنجہانی کونڈالا راؤ کی طرف سے زسما کے حق میں تحفے میں دی گئی جائیدادیں، اور وہ جائیدادیں زسما کی طرف سے اپیل گزاروں کے حق میں وراثت میں دی گئی تھیں، اسے مدعیوں کے والد کی طرف سے الگ نہیں کیا جاسکتا تھا جو اسے مشترکہ خاندانی ملکیت سمجھتے تھے۔ جہاں تک فروخت کے دیگر معاہدوں کا تعلق ہے جن سے ہمارا اس اپیل میں کوئی تعلق نہیں ہے، مدعیوں نے بھی اسی بنیاد پر چیلنج کیا کہ اس پر کوئی غور نہیں کیا گیا ہے اور مدعی کے والد نے اس طرح کی فروخت کے مقصد کو سمجھے بغیر ان فروخت کے معاہدوں کو لاپرواہی سے انجام دیا۔ مدعی نے ایس سی نمبر 286 سال 1955 میں فروخت کی قانونی حیثیت کو بھی چیلنج کیا۔ تاہم، ہم

اس اپیل میں اس لین دین سے متعلق نہیں ہیں۔ مدعا علیہان 3، 5، 7 سے 10 اور 12 نے مختلف تحریری بیانات درج کر کے مقدمے کی مزاحمت کی۔ غور نہ کرنے اور مدعی کے والد کی جانب سے جائیدادوں کو فروخت کرنے کے مبینہ لاپرواہی کے حوالے سے الزامات کی تردید کرنے کے علاوہ، آنجہانی کونڈالاراؤ کی طرف سے سال 1947 میں نرسما کے حق میں انجام دیا گیا حبیہ نامہ اور آنجہانی نرسما کی طرف سے سال 1964 میں انجام دی گئی وصیت کو بھی تسلیم نہیں کیا گیا اور یہ دعویٰ کیا گیا کہ وہ حقیقی، درست نہیں ہیں اور ان پر کبھی عمل نہیں کیا گیا۔ یہ ان کا مزید مقدمہ تھا کہ مشترکہ خاندانی جائیدادوں کی فروخت والد کی طرف سے قانونی ضرورت اور خاندان کے فائدے کے لیے کی گئی تھی اور اس لیے مدعی سمیت سب پر یہ واجب ہے۔ ان استدعاؤں پر علمی ٹرائل کورٹ نے 18 مسائل وضع کیے جن میں سے نمبر 1 کا مسئلہ سال 1947 کے حبیہ نامہ کے ساتھ ساتھ سال 1964 کی وصیت کے جواز سے متعلق تھا۔ ریکارڈ پر موجود مواد کی مکمل بحث پر ٹرائل کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ حبیہ نامہ، سال 1947 آنجہانی کونڈالاراؤ نے آنجہانی نرسما کے حق میں انجام دیا تھا جو کہ نمائش اے-3 ہے اور وصیت، سال 1964 آنجہانی نرسما کے ذریعے انجام دی گئی جو کہ نمائش اے-11 ہے، سچ، حقیقی اور مناسب طریقے سے عمل میں لائے گئے ہیں۔ مسئلہ نمبر 4 پر جو غور و فکر کے سوال پر مسئلہ تھا، مذکورہ مسئلہ تیسرے مدعا علیہ کے خلاف بنایا گیا تھا، تیسرے مدعا علیہ کی استدعا کی بنیاد پر اور چونکہ مذکورہ مدعا علیہ کے خلاف مقدمہ خارج کر دیا گیا تھا، عدالت نے اس پر کوئی نتیجہ نہیں نکالا۔ مسئلہ نمبر 15 پر جو اس سوال پر تھا کہ آیا مدعی کے والد جائیداد میں مدعی کے حصے کو الگ کر سکتے تھے، فاضل ٹرائل جج اس نتیجے پر پہنچے کہ مدعا علیہان 4 سے 8 کے حق میں فروخت درست اور واجب نہیں ہے۔ مدعی اور وہ الگ کیے جانے کے ذمہ دار ہیں اور اس طرح، مدعا علیہان 11 اور 12 کو مدعا علیہ 11 کے ذریعے مدعا علیہ 4 سے خریدی گئی جائیدادوں پر کوئی حق نہیں ہو سکتا۔ مزید یہ فیصلہ کیا گیا کہ ایس سی میں ای پی 65/345 میں مدعا علیہ-9 کے حق میں عدالتی فروخت مدعی پر درست اور پابند ہے اور اس لیے نمائش اے-10 کے اصل کے تحت مدعا علیہ-9 کے ذریعے مدعا علیہ-10 کے حق میں فروخت درست اور مدعیوں پر پابند ہے۔ مسئلہ نمبر 15 کے نتیجے کے پیش نظر، عدالت نے غور و فکر کی مناسبت کے سوال کا فیصلہ کرنا ضروری نہیں سمجھا جو مسئلہ نمبر 16 تھا۔ یہ سوال کہ آیا مدعی کے والد مرحوم رام راؤ لاپرواہی سے زندگی گزار رہے تھے اور شراب نوشی کی عادت کے عادی تھے، جو مسئلہ نمبر 11 تھا، ٹرائل کورٹ نے مدعی کے حق میں جواب دیا اور فیصلہ دیا کہ مرحوم رام راؤ شراب نوشی کی عادت کے عادی تھے اور اچھی زندگی نہیں گزار رہے تھے۔ ان نتائج کے ساتھ مدعا علیہ نمبر 4، 6، 8، 11، 12 اور 25 سے 31 کے خلاف مقدمہ جزوی طور پر خارج کر دیا

گیا تھا لیکن مدعا علیہ نمبر 3، 9 اور 13 سے 21 کے خلاف خارج کر دیا گیا تھا جو D-10 کے قانونی نمائندے ہیں۔ فاضل ٹرائل کورٹ کے مذکورہ فیصلے کے خلاف مختلف مدعا علیہان کی طرف سے اپیل نمبر 699، 744 اور 1071، سال 1981 میں 3 اپیلیں دائر کی گئیں۔ اپیل نمبر 744، سال 1981 دعویٰ شیڈول کے آئٹم نمبر 6 اور 7 میں بیان کردہ جائیداد کے سلسلے میں تھا۔ اپیلوں کی سماعت کرنے والے فاضل سنگل جج نے حبیہ نامہ کی صداقت اور جواز کے سوال پر ٹرائل کورٹ کے نتائج کے ساتھ ساتھ نراسما کے ذریعے مدعیوں کے حق میں عمل میں لائی گئی وصیت کو بھی تبدیل نہیں کیا۔ سنگل جج اس نتیجے پر بھی پہنچا کہ رام راؤ کی طرف سے مدعا علیہان نمبر 7 اور 8 کے حق میں انجام بیع نامہ کسی بھی سابقہ قرض کی ادائیگی کے لیے نہیں تھا بلکہ بیع نامہ کی وضاحت کی بنیاد پر اس نتیجے پر پہنچا کہ فروخت خاندانی مقصد کے لیے کی گئی تھی اور اس طرح یہ جائز ہے اور نہ صرف رام راؤ کے 1/3 حصص کے حوالے سے بلکہ مدعی 1 اور 3 سے تعلق رکھنے والے 3/3 حصص کے حوالے سے بھی پابند ہے۔ یہ نتیجہ بیع نامہ نمائش بی-2 کے حوالے سے تھا۔ جہاں تک دوسرے بیع نامہ کی بات ہے تو نمائش B-2 کریں۔ جہاں تک دیگر بیع نامہ نمائش بی-4 کا تعلق ہے، فاضل سنگل جج نے فیصلہ دیا کہ یہ صرف اس حد تک درست ہے جہاں تک آنجہانی گلارام راؤ کے ایک تہائی حصے کا تعلق ہے لیکن جہاں تک مدعی 1 اور 3 کے دو تہائی حصے کا تعلق ہے، یہ مدعی کو پابند نہیں کرتا ہے۔

آخر کار فاضل سنگل جج نے یہ فیصلہ کیا کہ نمونہ B-2، 25.11.1969 کو 8 ویں مدعا علیہ کے حق میں کی گئی بیع نامہ جو دعویٰ A شیڈول کی آئٹم نمبر 7 سے متعلق ہے، جائز اور مدعیوں پر لازم ہے۔ جبکہ نمائش B-4، 21.10.1969 کو 7 ویں مدعا علیہ کے حق میں کی گئی بیع نامہ جو دعویٰ A شیڈول کی آئٹم نمبر 6 سے متعلق ہے، صرف مرحوم گلارام راؤ کے غیر منقسم 1/3 حصہ تک جائز اور مدعیوں پر لازم ہے، اور مدعیوں کے 1 اور 3 کے باقی غیر منقسم 2/3 حصے پر یہ فروخت کی دستاویز مدعیوں کے حق میں نہیں ہے۔ ان نتائج کے ساتھ اپیل (744/81) کو جزوی طور پر اجازت دی گئی ہے، مدعیوں نے آندھرا پردیش کی عدالت عالیہ میں لیٹرز پیٹنٹ اپیل نمبر 275/90 کو ترجیح دی۔ اگرچہ دوسرے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کو بھی ترجیح دی گئی تھی لیکن ہمیں اس اپیل میں اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ موجودہ اپیل لیٹرز پیٹنٹ اپیل نمبر 275/90 میں ڈویژن بیچ کے فیصلے کے خلاف ہے۔ ڈویژن بیچ نے حبیہ نامہ سال 1947 اور وصیت 1964 کو مد نظر رکھے بغیر یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مدعی مشترکہ خاندانی جائیداد میں والد کے حصے کی حد تک

اپنے والد کی علیحدگی کو چیلنج نہیں کر سکتے ہیں۔ اس نتیجے کے ساتھ لیٹرز پیٹنٹ اپیل کو خارج کر دیا گیا ہے، مدعی اس عدالت کے سامنے اپیل میں ہیں۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل سری پرکاش ریڈی نے دلیل دی کہ متنازعہ جائیدادیں یعنی آئٹم نمبر 6 اور 7 جسے اصل مالک آنجہانی کونڈالاراونے نرسمہ کے حق میں تحفے میں دیا تھا اور کہا کہ نرسمہ نے مدعیوں کے حق میں 1964 کی تصدیق شدہ وصیت کے ذریعے وہی وصیت کی تھی اور ٹرائل کورٹ نے جبہ نامہ اور وصیت کو حقیقی اور درست پایا اور اس پر عمل کیا، مذکورہ نتائج کے ساتھ موازنہ کیے بغیر اپیل میں فاضل سنگل جج کے ساتھ ساتھ فاضل ڈویژن بینچ بھی اس نتیجے پر نہیں پہنچ سکتا تھا کہ اب تک فروخت کی گئی تھی۔ باپ کا ایک تہائی حصہ درست ہے۔ لہذا، یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ فاضل سنگل جج کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ نے مدعی کے مقدمے کو درج کرنے میں قانون کی سنگین غلطی کا ارتکاب کیا ہے جہاں تک جائیدادوں کی دو اشیاء کا تعلق صرف 2/3 کی حد تک ہے اور مکمل طور پر نہیں۔

دوسری طرف مدعا علیہان کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل مسٹر سمپت نے دلیل دی کہ اس طرح دلیل نچلی عدالتوں میں کبھی نہیں اٹھائی گئی تھی اور اس لیے مدعی اس عدالت میں اس عرضی کو اٹھانے کے حقدار نہیں ہیں۔

ہم مسٹر سمپت کی طرف سے اٹھائے گئے تنازعات سے اتفاق کرنے کے لیے خود کو قائل کرنے سے قاصر ہیں۔ درحقیقت مدعیوں نے یہ عرضی خود ہی عرضی میں لی تھی اور اس سلسلے میں ایک مسئلہ اٹھایا گیا ہے جس کا جواب ٹرائل کورٹ نے مدعیوں کے حق میں دیا تھا۔ مقدمے کی سماعت کرنے والی عدالت نے مواد پر غور کرتے ہوئے یہ نتیجہ ریکارڈ کیا تھا کہ آنجہانی کونڈالاراونے کی طرف سے نرسمہ کے حق میں دیا گیا تحفہ اور نرسمہ کی طرف سے مدعیوں کے حق میں دی گئی وصیت حقیقی، درست اور اس پر عمل کیا گیا تھا۔ جہاں تک جائیدادوں کی مذکورہ اشیاء کا تعلق ہے، مدعی کا مقدمہ ڈگری کا تھا۔ مدعا علیہان نے اپیل کی ہے اور اپیل کی اجازت دیتے ہوئے فاضل سنگل جج، نتائج کو اس مفروضے پر آگے بڑھائے بغیر کہ جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت ہونے کی وجہ سے، والد خاندانی ضرورت کے لیے اسے الگ کر سکتا ہے اور اس طرح غلطی کا ارتکاب کر سکتا ہے۔ لیٹرز پیٹنٹ اپیل میں ڈویژن بینچ نے بھی مذکورہ غلطی کا ارتکاب کیا۔ ٹرائل جج کے نتائج کے پیش نظر کہ جبہ نامہ کے ساتھ ساتھ وصیت بھی حقیقی، درست اور اس پر عمل کیا گیا تھا، اور جائیدادوں کے

متنازعہ دو آئٹموں یعنی دعویٰ شیڈول کی آئٹم نمبر 6 اور 7 کو اس میں شامل کیا جا رہا ہے، باپ اسے فراخت اور منتقل نہیں کر سکتا تھا اور اس لیے فراخت اور منتقل کو 1/3 کی حد تک بھی درست نہیں ٹھہرایا جاسکتا تھا جیسا کہ چیلنج کے تحت لیٹرز پیٹنٹ اپیل میں ڈویژن بینچ نے قرار دیا تھا۔ مذکورہ بالا احاطے میں لیٹرز پیٹنٹ اپیل نمبر 275/90 میں ڈویژن بینچ کے فیصلے کے ساتھ ساتھ اپیل نمبر 744/81 میں سنگل جج کے فیصلے کو الگ کر دیا گیا ہے اور جہاں تک آئٹم نمبر 6 اور 7 میں موجود جائیدادوں کا تعلق ہے، ٹرائل جج کے فیصلے کی تصدیق کی گئی ہے۔ ان دو آئٹموں کی جائیدادوں کے سلسلے میں مدعی کا مقدمہ منظور شدہ ہے۔ اس اپیل کی اجازت ہے لیکن حالات میں اخراجات کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر۔

اپیل منظور کی گئی۔